10373 ـ میت دفن کرنے اور اس کے اہل وعیال کے ساتھ تعزیت کا طریقہ

سوال

میرے والد صاحب اس موسم حج میں فوت ہو گئے ہیں، ہمارے ہاں عادت ہے کہ لوگ تعزیت کے لیے آتے ہیں اور اس کے بعد سب لوگ فاتحہ پڑھنے اور میت کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں، مجھے علم ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، میں نے اس کا انکار کرتے ہوئے اس سے دور رہنے کی بہت کوشش کی ہے، اب میرے کچھ سوالات ہیں:
تعزیت کے وقت کیا کچھ کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے؟
میت اٹھاتے وقت کیا کہنا چاہیے؟
قبر میں میت رکھتے وقت کیا کہنا چاہیے؟
کیا قبر پر بطور علامت قبر پر نام کا کتبہ لگانا ممکن ہے؟
دفن کرنے کے بعد کونسی دعا کی جاتی ہے؟
فوت شدہ شخص کی قبر پر پانی رکھنے والی بات کہاں تك صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جنازہ اٹھانا اور اس کے ساتھ چلنا واجب ہے، اور یہ مسلمانوں پر میت کا حق ہے، ایسا کرنے والے کے لیے شریعت مطہرہ نے اجروثواب بھی مقرر کیا ہے، اور فضیلت بھی رکھی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے شامل ہوتا ہے"

اور ایك روایت میں ہے:

" جو کوئی کسی مسلمان کے جنازہ میں ایمان اور اجروثواب کی نیت سے شامل ہوتا ہے اور نماز جنازہ تك اس کے

ساتھ رہتا ہے تو اسے ایك قیراط اور جو شخص اسے دفنانے تك اس كے ساتھ رہتا ہے اسے دو قیراط ثواب حاصل ہوتا ہے"

صحابہ كرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض كیا: اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو قیراط كیا ہے؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو عظیم اور بڑے پہاڑوں جتنا"

صحیح بخاری شریف كتاب الجنائز حدیث نمبر (1240).

اور جنازے كےساتھ ایسی اشیاء لے كر جانا جائز نہیں جو خلاف شریعت ہوں، ان اشیاء میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

بلند آواز سے آہ بكا كرنا، اور جنازے كے ساتھ خوشبو والی دھونی لے جانا، جنازہ كے آگے آگے بلند آواز سے ذكر كرنا، كیونكہ یہ بدعت ہے، اور اس لیے بھی كہ قیس بن عباد رحمہ اللہ تعالی كا قول ہے:

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے صحابہ كرام جنازہ كے پاس آواز بلند كرنا نا پسند كرتے تھے"

اور اس لیے بھی كہ ایسا كرنے میں نصاری كے ساتھ مشابہت ہوتی ہے.

دوم: دفن كرنا:

مسلمان شخص كو كافر كے ساتھ اور كافر كو مسلمان كے ساتھ دفن نہیں كیا جائےگا، اور مسلمان كو مسلمانوں كے قبرستان میں دفن كیا جائےگا.

سنت طریقہ یہ ہے كہ میت كو قبر كے پچھلے حصہ سے داخل كیا جائے، اور میت كو اس كی قبر میں دائیں كروٹ پر ركھا جائے، اور میت كا چہرہ قبلہ رخ كیا جائے، اور لحد میں ركھتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھی جائے:

" بسم اللہ و علی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "

یا پھر

" بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "

اللہ تعالی کے نام سے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یا ملت پر.

اسے ترمذی نے کتاب الجنائز حدیث نمبر (967) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (836) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور قبر کے پاس کھڑے لوگوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ لحد بند کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی بھر کر قبر پر پھینکیں.

اور دفن سے فارغ ہونے کے بعد کچھ امور کرنے مسنون ہیں:

قبر نہ تو زمین کے برابر رکھیں اور نہ ہی زیادہ اونچی کریں بلکہ صرف زمین سے ایك بالشت اونچی رکھیں تا کہ قبر کی تمیز ہو اور خیال رکھا جا سکے اور اس کی توہین نہ ہو، اور قبر پر پتھر وغیرہ کی علامت رکھنے میں کوئی حرج نہیں، تا کہ وہاں اس کے عزیز و اقارب کے فوت ہونے کی صورت میں وہیں دفن کیے جاسکیں، اور مٹی اور گردوغبار کو اڑنے سے روکنے کے لیے پانی چھڑکا جا سکے.

اور میت کو تلقین نہ کی جائے جیسا کہ بعض لوگوں کے ہاں معروف ہے وہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر تلقین کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر اس کی ثابت قدمی اور اس کے لیے دعائے استغفار کرنی چاہیے اور حاضرین کو بھی اس کا حکم دے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس (کی قبر) پر کھڑے ہو کر فرماتے:

" اپنے بھائی کے لیے دعائے استغفار اور اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے"

سنن ابو داود الجنائز حدیث نمبر (2804) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (2758).

اور قبر کے پاس قرآن مجید میں سے کچھ بھی نہیں پڑھا جائےگا کیونکہ یہ بدعت ہے، اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے ایسا کیا، اور اسی طرح قبروں پر تعمیر کرنی اور اسے پختہ کرنا، اور اس پر لکھنا اورکتبہ لگانا بھی حرام ہے، اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے:

" رسول کریم صلی اللہ وسلم نے قبر پختہ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا "

صحیح مسلم شریف الجنائز حدیث نمبر (1610)

اور ابو داود کی روایت میں ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے اور ان پر لکھنے اور انہیں روندھنے سے منع فرمایا"

سنن ابو داود الجنائز حدیث نمبر (3226) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (2763).

سوم:

میت کے گھر والوں کےساتھ تعزیت کرنی مشروع ہے، اور تعزیت اس طرح ہونی چاہیے جس میں اس کا خیال یہ ہو کہ میت کے گھر والوں کی اس میں تسلی اور سکون ہے، اور ان کے غم کو ہلکا کیا جا سکتا ہے، اور انہیں صبر پر ابھارے، اور ان کے ساتھ اس طرح تعزیت کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اگر تو اسے یاد ہو، وگرنہ پھر جو اس کے آسان ہو اس کے ساتھ تعزیت کرے مثلا اچھی اور بہتر کلام جو تعزیت کی غرض و غایت کو پورا کرے اور شریعت کے مخالف نہ ہو.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے:

" بلا شبہ جو کچھ اللہ تعالی نے لیا ہے وہ اسی کا تھا اور جو اس نےدیا ہے وہ اسی کا ہے، اور ہر چیز اس کے پاس مقرر وقت کے ساتھ ہے، اس لیے تمہیں چاہیے کہ صبر کریں، اور اجروثواب کی نیت رکھو"

صحیح بخاری الجنائز حدیث نمبر (1204).

اور دو معاملوں سے بچنا ضروری ہے:

تعزیت کے لیے اجتماع کرنا، اگرچہ لوگ اس کی عادت بنا لیں.

میت کے گھر والوں کا تعزیت کے لیے آنے والوں کے لیے کھانے کا اہتمام کرنا.

سنت تو یہ ہے کہ میت کے اقرباء اور رشتہ دار میت کے اہل و عیال کے لیے کھانا تیار کریں.

والله تعالی اعلم

مزید تفصیل کے لیے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب احکام الجنائز اور شیخ فوزان کی کتاب الملخص الفقهی (213 ـ 216) کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .